۲۰۲/۷۸۶

کربلا

مرثیہ۔۔۳۲

در حال عظمتِ کربلا و شہادتِ حضرت امام حسینؑ ابنِ علیؑ

مصنفہٗ

شاعرِ ملتؒ حضرت میر محمد باقر رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء

تعدادِ بند ۱۳۸

www.emarsiya.com

میں نے پھر سبطِ پیمبرؐ کی زیارت کی ہے | قبرِ عباسؑ دلاور کی زیارت کی ہے
اصغرؑ و قاسمِ شبرؑ کی زیارت کی ہے | روضۂ شاہؑ میں اکبرؑ کی زیارت کی ہے

میری پیری میں زُلیخا کی نشانی آئی
کربلا ہی میں تو ایماں کی جوانی آئی

کربلا ہی کے تدبُّر سے مسلمانی ہے | خانۂ شرعِ مُبیں اِس سے ہی نورانی ہے
اِس کا عرفان بھی ملزومۂ ایمانی ہے | کربلا کو نہ سمجھنا بڑی نادانی ہے

ہر شرف۔ اپنا جو رکھتا ہے وہ کھوتا کعبہ
کربلا۔ آج نہ ہوتی تو نہ ہوتا کعبہ

دین ہوتا نہ پیمبرؐ کا۔ نہ ارکاں ہوتے | قاری ہوتے نہ کوئی اور نہ قرآں ہوتے
عہد پر رہتا نہ کوئی بھی۔ نہ پیماں ہوتے | نہ تو اسلام ہی ہوتا۔ نہ مسلماں ہوتے

کیف میں بادۂ بدعت کے۔ غزلخواں ہوتا
کوئی آتا بھی مُصلّے پہ تو رقصاں ہوتا

میکدہ ٹوٹتا۔ صہبا کے تمنائی پر | رقصاں ہوجاتے عرب نغمۂ شہنائی پر
جامِ مئے جھومتا۔ میخوار کی انگڑائی پر | پھر پلٹ جاتے سبھی مذہبِ آبائی پر

آستینوں کے چھپے، دل کی دُعا بن جاتے
تین سو ساٹھ صنم۔ پھر سے خدا بن جاتے

خار۔ پھر پھول پہ۔ ذہنوں میں فضیلت پاتا | نشۂ نخوت و اِدبار بھی پھر چڑھ جاتا
ناچ اور رنگ کا سامان دلوں کو بھاتا | عقل کا پھیر ہر اک گام پہ ٹھوکر کھاتا

ذہنیت۔ ظُلم کے افعال پہ مائل ہوتی
پھر حدِ ظُلم میں دُختر کُشی داخل ہوتی

www.emarsiya.com

دین ہوتا۔نہ نظر آتا کوئی بھی دیندار | پھر غُلام آتے نظر۔مصر کا بھرتا بازار
پھر پلٹ آتا جہالت پہ عرب کا کردار | باقی رہتے نہ شریعت کے جہاں میں آثار

بدعتی رنگ میں ہر کام۔پلیدی ہوتا
دیں۔محمدؐ کا نہیں۔دینِ یزیدی ہوتا

عہد کا پاس ہی ہوتا۔نہ دیانت ہوتی | شرم ہوتی نہ حیا ہوتی نہ غیرت ہوتی
مئے دو آتشہ کے جام سے رغبت ہوتی | آبِ زمزم کی کوئی قدر نہ قیمت ہوتی

دھجیّاں ہوکے بکھر جاتا غلافِ کعبہ
طوفِ میخانہ ہی ہوجاتا طوافِ کعبہ

ہوتا دولت کا مساکین کے افلاس پہ راج | ہوتا تقسیم نہ زر۔ہوتی غریبی محتاج
کرتا ذہنوں میں جگہ۔بُردہ فروشی کا رواج | پھر پلٹ آتا عرب کا وہی آبائی مزاج

ضِد پہ جم جاتے۔طبیعت میں ڈھٹائی ہوتی
پھر قبیلوں میں جہالت سے لڑائی ہوتی

مل نہیں سکتا مسلمانِ حقیقی کا سراغ | ہر منافق پہ۔تمُردّ کا نظر آتا داغ
دُور پھر عقل سے ہوجاتا جہالت کا دماغ | دیں کے ایوان میں بدعت کا جلا دیتے چراغ

قاضئ شرع کی ہرگز نہ ضرورت ہوتی
دین۔خودساختہ۔من مانی شریعت ہوتی

ہوتی عشرت کی سحر۔عیش کی ہوجاتی شام | ہوتی قرآن کے دورے کی جگہ گردشِ جام
کرتے گر طوفِ حرم بھی تو بیادِ اصنام | ایک معنی کے نظر آتے حلال اور حرام

داغ ۔عصیاں کا نہ دامن سے کوئی دھوسکتا
نیک اور بد میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا

www.emarsiya.com

ہر قدم۔جادۂ اسلاف پہ دھرتے جاتے | صنمِ درہم و دینار پہ مرتے جاتے
پھر وہی جنگ ہراک بات پہ کرتے جاتے | خون سے قتل کی تاریخ کو بھرتے جاتے

ظُلم کے تیر کا۔مظلوم نشانہ ہوتا
پھر وہی طرزِ جہالت کا زمانہ ہوتا

تُخم۔بدعت کا ہراک دُشمنِ دیں بو جاتا | نفسِ لوّامہ ۔سرِ بسترِ دل ۔سو جاتا
عیش کی بُھول بُھلیّاں میں ہراک کھوجاتا | شعبدہ۔ ذہن میں اعجازِ نبیؐ ہوجاتا

نیک جادے ہیں کدھر۔کچھ نہ سُجھائی دیتا
مئے کا دھبہّ بھی مصّلے پہ دکھائی دیتا

نشّے میں آیتیں حُرمت کی مکرّر پڑھتے | جامِ مئے پیتے ہوئے سورۂ کوثر پڑھتے
عالمِ کیف میں ہوتے ہوئے فرفر پڑھتے | جام کی رحل پہ۔ قرآن کو رکھ کر پڑھتے

نذرِ صہبا کے لئے قلب وجگر رکھ دیتے
آیتِ سجدہ پہ۔ساغر ہی پہ سر رکھ دیتے

دیکھتے جام میں وہ کیف کی کیفیت کو | ذہن میں پھر سے جگہ دیتے انانیت کو
مسخ کر ڈالتے اسلام کی حیثیت کو | پھر جنم دیتے ابوجہل کی ذہنیت کو

کُفر۔پھر دین کے میدان میں ڈٹ کر آتا
پھر وہی دَور۔جہالت کا پلٹ کر آتا

نہ نجاست کا تصوّر۔نہ طہارت ہوتی | ایک مفروضہ ہی اذہان کا۔جنّت ہوتی
پاس ہوتا نہ شریعت کا نہ وقعتّ ہوتی | ڈھونگ اک اُنکی نگاہوں میں نبوتّ ہوتی

کرتے انکار پیمبرؐ کا۔بدایماں ہوتے
کلمہ بوجہل کا پڑھتے وہ مسلماں ہوتے

www.emarsiya.com

کربلا ہی نے کیا دینِ حقیقی کو عیاں | کربلا ہی کے تاثّر میں رہا دَورِ زماں
کربلا ہی سے ملی شرعِ پیمبرؐ کو اماں | کربلا ہی کی عنایت ہے مساجد کی اذاں

دینِ اسلام کے دُنیا میں سہارے ہیں دو
لفظِ اللہ کے الف لام۔ منارے ہیں دو

دین کو چھوڑتے۔ انکارِ حقیقت کرتے | ایسے گستاخ۔ کہ توہینِ نبوت کرتے
کرکے انکار قیامت کا قیامت کرتے | غائبانہ سہی۔ابلیس کی بیعت کرتے

دہر سے نامِ خدائے ازلی مٹ جاتا
کربلا ہوتی نہ گر۔دینِ نبیؐ مٹ جاتا

کربلا۔جس سے ملا جادۂ انسانیت | کربلا۔ جو نظر آتی ہے زمیں کی جنّت
کربلا۔جس میں ہے محفوظ نبیؐ کی دولت | کربلا۔جس سے ہی باقی رہی دیں کی عزّت

دینِ اسلام پہ احساں ہے بنِ حیدرؑ کا
ورنہ دربان یہ بن جاتا یزیدی در کا

کربلا میں بنا اسلام کا اعلیٰ پیکر | کربلا میں ہوا محشر ہی سے پہلے محشر
کربلا میں ہوی آزادِ ضمیری کو ظفر | کربلا میں حق و باطل کی ہوی ہے ٹکرّ

کربلا۔ جادۂ فردوس کا عرفان بنی
کربلا۔کفر اور اسلام کی پہچان بنی

کربلا۔بگڑی ہوی قسمتِ حُرؑ جس میں بنی | کربلا۔جس پہ ہوا خاتمۂ پنجتنیؑ
کربلا۔ آئینۂ ہمتِ خیبر شکنی | کربلا۔ منتہئ معجزۂ تیغ زنی

سبطِ احمدؐ نے شجاعت کے نشاں چھوڑے ہیں
ایک پیاسے نے ہزاروں کے پَرے توڑے ہیں

www.emarsiya.com

کربلا۔جس میں ہوا نوحِ عطش کا طوفاں | کربلا۔جس کے مناروں سے ہے تبلیغِ اذاں
کربلا۔ دیں کو ملی جس کے ہی دامن میں اماں | کربلا۔حُریتِ نفس کا پایندہ نشاں

نعرہ سُنتی ہے جو۔اک عالمِ فریادی کا
ایک مفہومِ مُجسّم ہے جو آزادی کا

کربلا۔ تکملۂ دینِ نبیؐ مُرسل | کربلا۔درس گہہِ حُریّتِ نفس و عمل
کربلا۔اک سبقِ عزّتِ اقوام و ملل | کربلا۔پیاسے حسینؑ ابنِ علیؑ کا مقتل

کلمہ پڑھتا رہا بہتا ہوا دریا جس کا
العطش کہتا ہے ہر ذرہّ ابھی تک اِس کا

کربلا۔پھول ہے اور رنگ علی اکبرؑ ہے | کربلا۔ہے جو وفا۔روح۔بنِ حیدرؑ ہے
کربلا۔ خاک ہے تاثیرِ شفا۔سرورؑ ہے | کربلا۔ جسم ہے اور قلب علی اصغرؑ ہے

بے زبانی کا تکّلم۔اسی دل کی جُنبش
کربلا۔ کا ہے تبسُم۔اسی دل کی جُنبش

کربلا۔جس میں بہتر(۷۲) تھے وِلا کے پیکر | کربلا۔جس میں تھے عباسؑ بشکلِ حیدرؑ
کربلا۔ ساری زمینوں سے ہوی جو بہتر | کربلا۔ تھی تو عَرَض۔شہؑ نے بنایا جوہر

اپنی تاثیر میں مکےّ سے سوا بن ہی گئی
ہوکے جوہر یہ زمیں خاکِ شفا بن ہی گئی

کربلا۔فاسق و میخوار کے سر پرہے تبر | کربلا۔ گردنِ بدعت پہ ہے دیں کا خنجر
کربلا۔زُمرۂ باطل کو ہے حق کی ٹھوکر | کربلا۔ ایک طمانچہ ہے رُخِ بیعت پر

کربلا۔ وقت پہ خاموش نہیں رہ سکتی
کربلا۔دیں کی تباہی کو نہیں سہہ سکتی

www.emarsiya.com

کربلا ۔جس میں نظر آئی حُسینی جرأت | کربلا۔ نام میں جسکے ہے غضب کی قوت
جسکی تاثیرِ عمل کی ہے بہت ہی وسعت | کربلا۔جس میں سمٹ آئی ہے آفاقیت

آسمانوں میں بھی ہوتا رہا شہرہ جسکا
آج احساس کی دُنیا پہ ہے قبضہ جسکا

کربلا۔ جسکے ہی دامن میں ملی دیں کو اماں | کربلا۔ دیدۂ مومن میں جو ہے شکلِ جناں
کربلا۔اشکِ عزا میں ہے عیاں جسکا سماں | کربلا۔آہِ مسلسل ہے بنی جسکی زباں

اِس کو کہہ سکتے ہیں ہر دَورِ زماں کا آنسو
- گُنبدِ سبطِ نبیؐ ۔پورے جہاں کا آنسو

کربلا ہی نے کرامات دکھائے ہیں ہمیں | راستے جرأت و ہمت کے بتائے ہیں ہمیں
قوت و عزم کے فقرات سُنائے ہیں ہمیں | کربلا ہی نے تو آداب سکھائے ہیں ہمیں

کربلا ہی کے تدبُّر نے سنواری تہذیب
کربلا ہی کا تو صدقہ ہے ہماری تہذیب

کربلا ہی نے عطا کی ہے ہمیں نعمتِ غم | کربلا ہی نے بڑھائی ہے بہت عزّتِ غم
کربلا۔ اہلِ مودّت کے لئے جنّتِ غم | کربلا۔ جس میں ہے پوشیدہ بڑی قوتِ غم

اس نے ہر قلب کو احساس سے مَعمُور کیا
اِسی قوت نے تو آفاق کو محصور کیا

یہ مُسلّم ہے کہ ذی روح کی فطرت میں ہے غم | بات مانی ہوی ہے راہِ محبت میں ہے غم
ورثہ آدمؑ کا ہے انسان کی طینت میں ہے غم | جسکو کہتے ہیں خوشی، وہ تو حقیقت میں ہے غم

ایک بے لطف سی عادت کے سوا کچھ بھی نہیں
غم نہ ہو گر۔ تو مسرت کا مزا کچھ بھی نہیں

www.emarsiya.com

فتح و نُصرت کے لئے عزمِ مُصَمّم ۔لازم | صَرفِ قوت کیلیٔے قلب میں دَم خَم ۔ لازم
مجلسِ غم کیلیٔے دیدۂ پُر نم ۔لازم | اصلِ تہذیب و تمدُّن کیلیٔے غم ۔لازم

جو ہو بیگانہ ادب سے ۔وہ مودّب ہی نہیں
جو نہ مظلوم کو سمجھے۔ وہ مہذّب ہی نہیں

کربلا ۔غم کے ہے معراج کی روشن تفہیم | کربلا۔ صدق کی دیتی ہے مکمل ۔تعلیم
کربلا۔ باغِ ادب میں ہے فصاحت کی نسیم | کربلا کا ہے زبانوں پہ بھی احسانِ عظیم

موتی ۔قرطاس پہ بکھرے ہوئے ہیں آنسو کے
مرثیے۔ فخرِ زباں بن گئے ہیں اُرود کے

کربلا ہی تو ہے دردِ غم و ہم کا دَرماں | کربلا ہی تو ہے انصاف منش کا ایماں
کربلا ہی نے تو انساں کو بنایا انساں | کربلا کا ہے تمدُّن پہ جہاں کے احساں

موت ۔ذلّت کی ہے کیا دہر کو بتلایا ہے
جینا۔عزّت کا کسے کہتے ہیں سمجھایا ہے

کربلا۔ جس سے ملا ہے سبقِ اخلاقی | درد جس کا ہے غمِ فاطمہؑ سے الحاقی
جس کا تا روزِ جزا نام رہیگا باقی | کربلا۔ جس میں سمایا ہے غمِ آفاقی

کوئی مظلوم نہیں شاہِؑ اُمم سے بڑھکر
کوئی غم ۔غم نہیں شبیرؑ کے غم سے بڑھکر

کربلا۔ جادۂ اَحرار کی سچی رہبر | کربلا۔ عزّتِ دینی کی مُجسّم ۔مظہر
کربلا میں غمِ شاہِ شہدا کا ہے اثر | کربلا۔لکھا بڑے ضبط سے خامے نے مگر

صدفِ چشمِ غمِ شاہؑ سے لُو لُو ٹپکے
کربلا لکھتے ہی قرطاس پہ آنسو ٹپکے

www.emarsiya.com

کربلا ۔جس میں ہوی روشنئ وصفِ ضمیر | کربلا۔ خوابِ خلیلی کی حقیقی تعبیر
کربلا۔ جس میں ہے قرآنِ شجاعت شبیرؑ | جسے پڑھتے رہے جنّت سے شہِ ؑ خیبر گیر

مرتضیٰؑ ۔جرأتِ سرورؑ کی خبر رکھتے تھے
پیاسے شبیرؑ کے حملوں پہ نظر رکھتے تھے

کربلا۔جسکی زیارت کے ہیں مومن مشتاق | جس ہی پورا ہوا سرورؑ کا خدا سے میثاق
خاک ہے خاکِ شفا۔اپنے اثر میں تریاق | جس پہ ہوتا ہی نہیں بت وطنی کا اطلاق

جس کا زائیر۔ تہہِ دامانِ اماں رہتا ہے
بے وطن جاکے۔وطن ہی میں جہاں رہتا ہے

کربلا ہی میں بڑھے ابنِ حسنؑ کے جذبے | کربلا ہی میں مزے موت کے میٹھے چکّھے
کربلا گریہ کُناں ہوگئی اصغرؑ جو ہنسے | کربلا کو دیئے عباسؑ نے بازو اپنے

بخش دی کھا کے سناں رن میں نشانی اپنی
علی اکبرؑ نے بھی دیدی ہے جوانی اپنی

جس کے ذرّوں میں تجلّی ہے شہِؑ خاور کی | جس کے ماحول میں اب تک ہے اذاں اکبرؑ کی
جس میں پامال ہوی لاش۔بنِ شبرؑ کی | ہچکیاں جس کی فضا میں ہیں علی اصغرؑ کی

کربلا۔ ایک حکایت ہے نہ افسانہ ہے
کربلا۔ پیاس کے طوفان کا پیمانہ ہے

کربلا ۔جس کو پرستارِ صداقت کہئے | کربلا۔ جس کو ادب گاہِ اطاعت کہئے
کربلا ۔جس کو علمدارِ شجاعت کہئے | کربلا۔ جس کو کرامات کی طاقت کہئے

کشتئ شرع کو طوفاں سے نکالا جس نے
دین کی ڈوبتی نبضوں کو سنبھالا جس نے

www.emarsiya.com

کربلا۔ جس میں بدلتے رہے دریا کے صفات
پیاسا اِس طَور سے خود رہ گیا دریائے فُرات
دے سکا تشنہ دہانی سے نہ سرورؑ کو نجات
موجیں افسوس سے ملتی ہیں ابھی تک بھی ہات

جب یہ ٹکراتی ہیں سَر۔ شورِ فغاں اُٹھتا ہے
سطح سے آج بھی آہوں کا دھواں اُٹھتا ہے

کربلا۔ ہر دلِ حسّاس کا پائندہ اثر
کربلا۔ قلبِ تولّا کا ہے تابندہ گہر
کربلا۔ دیدۂ اخلاص کا مقصودِ نظر
کربلا۔ دین کی رخشندہ مجسّم ہے سحر

کربلا ہی سے تو دُنیا میں مسلمانی ہے
نورِ شبیرؑ سے دل دین کا نورانی ہے

کربلا کہتی ہے دولت کا نہ تم دم بھرنا
کربلا کہتی ہے جینے کیلئے ہے مرنا
کربلا کہتی ہے خالق پہ توکُل کرنا
کربلا کہتی ہے باطل سے نہ ہرگز ڈرنا

حق پہ جاں دیتے ہیں کسطرح یہ بتلایا ہے
موت۔ عزت کی کسے کہتے ہیں سمجھایا ہے

کربلا۔ لب تھے جہاں تشنہ لبوں کے روکھے
کربلا۔ جس میں لبِ نہر تھے پیاسے بھوکے
کربلا ۔خون جہاں ننھے مجاہد تھوکے
کربلا لکھ دیں جو دریا پہ تو دریا سوکھے

کربلا۔ بات کرے گر تو زباں ہوجائے
کربلا آہ جو کردے تو دھواں ہوجائے

کربلا۔ جس کی فضاؤں میں ہے زہراؑ کی فغاں
کربلا۔ ڈھلتی ہے جس جا پہ کتابِ عصیاں
کربلا ہی کی ہے میزان میں تُلتا ایماں
کربلا۔ اشک ہے، جس میں ہے نہاں باغِ جناں

خون سے لفظِ شفا جسکی زمیں پر ہے رقم
مَن بکی۔ آنسوؤں سے جسکی جبیں پر ہے رقم

www.emarsiya.com

کربلا۔ رابطۂ جذبۂ ماتم کا ہے نام | کربلا۔ آئینۂ ماہِ محرم کا ہے نام
کربلا۔ سلسلۂ معجزۂ غم کا ہے نام | کربلا۔ فاطمہؑ کی آہِ مجسّم کا ہے نام

کربلا۔ دیدۂ آفاق کا اک آنسو ہے
کربلا۔ ٹوٹا ہوا فاطمہؑ کا پہلو ہے

کربلا۔جس میں شہادت کے نگیں تھے سارے | کربلا۔آبِ رواں ۔جس کے بہتر دھارے
کربلا۔ایسا فلک۔جس میں بہتر تارے | کربلا۔ صبر کا قرآن بہتر پارے

ننھا اصغرؑ نہ تھا۔ضو دیتا ہوا تارہ تھا
سب سے چھوٹا اِسی قرآن کا یہ پارہ تھا

کربلا ہی نے کیئے اہلِ جہاں کو یہ عطا | عزتِ نفس، رہِ علم و عمل، صدق و صفا
حُریت، ہمتِ دل، شرم و حیا،عہدِوفا | بندگی، حمد و ثنا، صبر و رضا، خاکِ شفا

عزمِ راسخ۔ دلِ آزادِ تمنا بخشا
اہلِ احساس کو شبیرؑ نے کیا کیا بخشا

نام۔شبیرؑ کا ہر ملک کی اقوام میں ہے | دیں پناہی کی صفت شاہؑ کے اقدام میں ہے
زندگی نفس کی شبیرؑ کے پیغام میں ہے | کربلا ہی سے لہو شہ رگِ اسلام میں ہے

صدق کا نقش۔اِسی خون کی تزئیں سے ہوا
سُرخرُو۔دینِ خدا۔خونِ شہِؑ دیں سے ہوا

کون شبیرؑ۔کیا جس کو زمانے نے سلام | کون شبیرؑ۔ دلوں پر ہے رقم جس کا نام
کون شبیرؑ ۔بہت عام ہے جس کا پیغام | کون شبیرؑ ۔جو ہے روحِ روانِ اسلام

جسے عرفان ہے کچھ۔ سبطِ نبیؐ کہتا ہے
جس کو آفاق ۔حسینؑ ابنِ علیؑ کہتا ہے

www.emarsiya.com

رکھتا تھا قلب میں جو ہمتِ حیدرؑ ۔وہ حسینؑ | تن میں تھا جس کے رواں خونِ پیمبرؐ۔وہ حسینؑ
بن گیا بحرِعطش کا جو شناور ۔وہ حسینؑ | جس نے ماری ہے سرِ ظلم پہ ٹھوکر ۔وہ حسینؑ

جا کا دل۔ دل نہ رہا۔ضبط کا معیار بنا
صبر ہی بیکس و مظلوم کی تلوار بنا

جس کے اقدام سے ہے دینِ پیمبر وہ حسینؑ | جو ہوا اپنے مقاصد میں مظفر وہ حسینؑ
جس کے تھی بازوں میں قوتِ حیدرؑ وہ حسینؑ | جس کا عباسؑ تھا لشکر کے برابر وہ حسینؑ

جانبِ شام ۔علم لیکے بڑھی جس کی بہن
مقصدِ حق کی علمدار بنی جس کی بہن

اپنے مقصد میں بہر حال ۔مظفر ہے حسینؑ | عزتِ نفس کے دریا کا شناور ہے حسینؑ
قلبِ آزادئ مظلوم کا جوہر ہے حسینؑ | حُریت ساز جومشتق ہیں ۔تو مصدر ہے حسینؑ

اسکے جادے ہی پہ چلتے ہوئے حق لیتا ہے
اس سے ہی جذبۂ آزاد سبق لیتا ہے

خون کی جسکے اُفق پر ہے شفق بنکے لکیر | منبعٔ طاقتِ الہام بنا جس کا ضمیر
رنگِ اسلام بنی جس کے لہو کی تاثیر | جس نے اپنے نظریئے کی چلائی شمشیر

اِسی شمشیر سے پندار نہ رہنے پایا
قتل۔بیعت کا ہوا ۔خون نہ بہنے پایا

جس کوشمشیر زنی میں تھی مہارت وہ حسینؑ | رکھتا تھا خونِ علیؑ کی جو حرارت وہ حسینؑ
جس کے چہرے پہ تھی حیدرؑ کی جلالت وہ حسینؑ | آج مانی ہوی ہے جس کی شجاعت وہ حسینؑ

لیکے میدان میں حیدرؑ کا قرینہ آیا
جس کی ہیبت سے ہی بیعت کو پسینہ آیا

www.emarsiya.com

جو بنا پیاس میں پیاسوں کا سہارا وہ حسینؑ
جو مشیت کے تھا آغوش کا پالا وہ حسینؑ
جو تھا اسرارِ شہادت کا شناسا وہ حسینؑ
جو تھا بیمار۔ شریعت کا مسیحا وہ حسینؑ

قصرِ اسلام کو مسمار تو کرنے نہ دیا
اپنی جاں دیدی ۔مگر دین کو مرنے نہ دیا

جو شریعت کی المناک صدا پر اُٹھا
سرفروش ایسا کہ ہاتھوں پہ لئے سر۔ اُٹھا
معرکہ دین کا کرنے کیلئے سَر۔اُٹھا
حفظِ دیں کیلئے جو یا علیؑ کہہ کر اُٹھا

جس نے آثار سے نظارّہ کیا باطل کا
جائزہ جس نے لیا دین کے مستقبل کا

اہلِ ایماں کے دلوں میں جو ہے ایماں کیطرح
جو ہے اسلام کے پیکر میں رگِ جاں کیطرح
شرع کی بزم میں ہے شمعِ فروزاں کیطرح
رحلِ دوشِ نبوی پر جو ہے قرآں کیطرح

پیار کیا پوچھنا ان سے نبیؐ یزداں کے
بوسے لیتے ہیں پیمبرؐ تو اسی قرآں کے

جسکے اطراف تھا میدان میں اعدا کا ہجوم
داخلِ چادرِ تطہیر تھا ایسا معصوم
جس کو کہتا ہے جہاں آج حسینِؑ مظلوم
عصرِ عاشور کو جب کٹنے لگا تھا حلقوم

بِک چکا تھا زر و دِینار میں عاصی کا قلم
ساتھ خنجر ہی کے تھا شام کے قاضی کا قلم

ذات میں جسکی سموئے ہیں پیمبرؐ کی صفات
نبضِ اَحرار کی جنبش ہے بنی جسکی ممات
دینِ اسلام کو دی دامِ یزیدی سے نجات
جس نے اسلام کے لاشے میں بھری روحِ حیات

بُھول سکتے ہی نہیں سبطِ نبیؐ کا احساں
دینِ حق پر ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا احساں

www.emarsiya.com

دیں پناہی کیلئے رن میں ہوا جو تیار | ایک منصوبہ مشیت کے تھے جس کے افکار
جس نے میداں میں کیا صبر کی تلوار سے وار | جس کا بچہؑ بنا میداں میں انوکھا ہتھیار

یوں تو کہنے کیلئے پیاس کا اظہار بنی
علی اصغرؑ کی زباں اصل میں تلوار بنی

جسکے اصحاب نے حق جان کے نُصرت کی ہے | جسکے قاسمؑ نے بڑی دادِ شجاعت لی ہے
جسکے عباسؑ نے تاریخِ وفا لکھی ہے | جسکے اکبرؑ نے شریعت کو جوانی دی ہے

فتح کوفہ ہوا ۔خُطبہ جو دیا خواہر نے
قلبِ لشکر کو کیا فتح علی اصغرؑ نے

قلب جس کا تھا قوی ۔جس کا ارادہ محکم | جس کا احسان کسی وقت نہ بھولیگا حرم
پیاس سے آگیا تھا ہونٹوں پہ گو جسکے دم | رکھ لی پیاسے نے مگر عزتِ چاہِ زمزم

دین پر جس نے بُرے وقت کو ٹالا وہ حسینؑ
جس نے گرتے ہوئے کعبے کو سنبھالا وہ حسینؑ

چار ہیں وصف ۔ جو ہیں مختصِ ابنِ زہراؑ | دفنِ سرورؑ کی زمیں بن گئی ہے خاکِ شفا
تحتِ قُبہّ کی دُعا ہوتی ہے مقبولِ خدا | عُمر میں دَورِ زیارت نہیں شامل ہوتا

پردۂ غیب میں خالق کی ہے حُجتؑ اب تک
اِن کی ہی نسل میں باقی ہے امامت اب تک

کربلا میں ہیں شہادت کے نمایاں آثار | کربلا میں ہے حرم شاہؑ کا کیا پُر انوار
مثل۔ دربان کے ہے قبرِ حبیبؑ دیندار | کربلا کی ہے حدوں میں حُرؑ غازی کا مزار

قبر میں سوتا ہے مہمان شہِؑ والا کا
فرق پر جسکے ہے رومال بندھا زہراؑ کا

www.emarsiya.com

سَمتِ قبلہ۔ حرمِ شاہؑ میں ہے ایسی جا | نام رکھا گیا ہے گنجِ شہیداں جس کا
جس میں مدفون ہے ابنِ حسنؑ سبز قبا | دفن اس میں ہی ہیں زینبؑ کے پسر ماہ لقا

آج دُر ہائے شہادت کا یہی مخزن ہے
شہؑ کے انصار کا یہ ایک جگہ مدفن ہے

وہ جگہ ہے جہاں اکبرؑ بھی سناں کھا کے گرے | وہ جگہ بھی ہے جہاں شاہؑ کے خیمے تھے جلے
وہ جگہ ہے جہاں عباسؑ کے شانے ہیں کٹے | قتل گہہ بھی ہے وہاں شاہؑ جہاں قتل ہوئے

میں نے اُس زاویئے کو چشمِ فغاں سے دیکھا
قتلِ شبیرؑ کو زینبؑ نے جہاں سے دیکھا

مکہّ و کرب و بلا ہیں جو مرے پیشِ نظر | پھرتی ہے میری نگاہوں میں ضریحِ سرورؑ
جس سے ہوتی ہے عیاں قدرتِ ربِ داور | طوفِ قبرِ شہِؑ مظلوم ہے حجِ اکبر

اہلِ محفل مرا کردارِ تخیّل دیکھیں
مکّے اور کرب و بلا کا یہ تقابل دیکھیں

کہا مکّے نے کہ حج کرنے کی وقعت ہے بڑی | یہ فریضہ ہے ثواب اسکا ہے بالکل ہی جلی
کربلا بولی۔جو ہو زائرِ دلبندِ نبیؐ | تو جزا اُسکی پیمبرؐ کے ہے ستر حج کی

بولا مکہّ ۔کہ میں ہوں حاملِ شانِ کعبہ
کربلا بولی۔کہ مجھ میں تو ہے جانِ کعبہ

کہا مکّے نے کہ زمزم کا ہے پانی مرے پاس | بجھتی ہے جس سے ہی حُجاج کے ارمان کی پیاس
کربلا بولی۔کہ مجھ میں تو ہے بحرِ احساس | بہتے دریا ہی پہ دریائے وفا ہے عباسؑ

بولا مکہّ ۔کہ یہاں آبِ صفا پیتے ہیں
بولی یہ ۔زائرِ شہؑ آبِ وفا پیتے ہیں

www.emarsiya.com

بولا مکہّ ۔کہ یہاں ایک ہیں سب شاہ وفقیر | رنگ کے فرق کی رکھتا ہی نہیں میں تصویر
کربلا بولی ۔کہ مجھ میں بھی ہے ایسی ہی نظیر | میں بھی رکھتی ہوں مساواتِ عمل کی تفسیر

رَن میں فرزندِ شہِؑ بدر و حُنین آئے ہیں
جونؑ کی لاش اُٹھانے کو حسینؑ آئے ہیں

قتل ہوسکتا نہیں مجھ میں یہ مکّے نے کہا | کربلا بولی۔ کہ مجھ میں ہیں بہتر زندا
بولا مکہّ ۔ کہ میں رکھتا ہوں غلافِ کعبا | کربلا بولی کہ عاشور کا دن جب آیا

دھوپ میں ہاتھوں پہ شہؑ کے تھا دل وجانِ حسینؑ
علی اصغرؑ پہ اُڑھایا گیا دامانِ حسینؑ

کہا مکّے نے کہ اِس بات سے واقف ہیں سبھی | کوہِ مَروا و صفا میں جو مسافت ہے جَلی
کرتے ہیں سعیٔ اَتم اُس پہ ہی چل کر حاجی | ہاجرہؑ کی ہے یہ تقلید میں سُنت ۔جاری

کربلا بولی۔سعی۔ جادۂ زوّار میں ہے
فصل ۔جو قبرِ حسینؑ اور علمدارؑ میں ہے

کہا مکّے نے کہ ہیں حج کے مناسک اظہر | کربلا بولی۔ مناسک ہیں مرے دیدۂ تر
کہا مکّے نے کہ ہر سمت سے حاجی آکر | کنکری مارتے جاتے ہیں یہاں شیطاں پر

کربلا بولی۔ نہیں کوئی بھٹکتا مجھ میں
کوئی شیطان قدم رکھ نہیں سکتا مجھ میں

کہا مکّے نے کہ کرتا ہوں میں زمزم تقسیم | کربلا بولی۔ میں ہوں تشنہ لبوں کی تفہیم
کہا مکّے نے ذبیحوں کی ہے مجھ میں تکریم | کربلا بولی۔ مجھی میں تو ہوا ذبحِ عظیم

کہا مکّے نے مِنا مجھ میں ہے جو افضل ہے
کربلا بولی۔ کہ میدان مرا مقتل ہے

www.emarsiya.com

کہا مکّے نے۔ کہ حاجی مرا قسمت کا دھنی | کربلا بولی ۔کہ زائیر ہے مرا سب سے غنی
کہا مکّے نے ۔کہ احرام ہے فعلِ حَسنی | کربلا نے کہا احرام مرا ۔بے کفنی

بولا مکہّ۔ کہ براہیمؑ تھے ششدر مجھ میں
کربلا بولی۔ کٹا ہے سرِ سرورؑ مجھ میں

کہا مکّے نے زمیں کا مری رُتبہ اعلیٰ | کربلا نے کہا ۔مٹی ہے مری خاکِ شفا
کہا مکّے نے کہ کعبہ مرا شق ہو کے ہنسا | کربلا نے کہا ۔ اصغرؑ ہے تبسُم میرا

بولا مکہّ ۔ کہ نمازوں کی ادا مجھ سے ہے
کربلا بول اُٹھی ۔تیری بقا مجھ سے ہے

بالیقیں دیں کا اثاثہ ہے مزارِ شبیرؑ | حق کے عرفاں کا وسیلہ ہے مزارِ شبیرؑ
برتر از عرشِ معلیٰ ہے مزارِ شبیرؑ | عزّتِ نفس کا کعبہ ہے مزارِ شبیرؑ

کعبۂ قلب میں رکھتے ہیں اسے یاد۔ضمیر
اِس کا حج کرتے ہیں جو رکھتے ہیں آزادضمیر

نُورِ خالق سے منور ہے مزارِ شبیرؑ | مرکزِ چشمِ پیمبرؐ ہے مزارِ شبیرؑ
دینِ اسلام کا محور ہے مزارِ شبیرؑ | صبر کی آخری حد پر ہے مزارِ شبیرؑ

طائیرِ ضبط کی پروازِ تفکُر بھی نہیں
ذہنِ ایوبؑ میں اس حد کا تصور بھی نہیں

جلتے خیموں کا تصور میں دھواں ہے اب تک | علی اکبرؑ کی فضاؤں میں اذاں ہے اب تک
بیکسئی شہِؑ والا کا سماں ہے اب تک | جس کے ماحول میں زہراؑ کی فغاں ہےاب تک

جنہیں احساس ہے وہ اہلِ وِلا سُنتے ہیں
گوشِ دل آج بھی گریئے کی صدا سُنتے ہیں

www.emarsiya.com

تجھ سے میں کہتا ہوں پُر نور دہکتے سورج | ضوفشاں۔ رنگِ طلائی میں دمکتے سورج
سوزِ یادِ غمِ شبیرؑ سے پکتے سورج | سُن لے اے گنبدِ سرورؑ کے چمکتے سورج

دفن ہیں دیکھ حسینؑ ابنِ علیؑ روضے میں
ہے نہاں فاطمہؑ کا چاند اسی روضے میں

اسی روضے ہی میں ہے گنجِ شہیداں کا مقام | کرتے ہیں آج جہاں عونؑ و محمدؑ آرام
کرگئے زیر و زبر فوج کو ایسے ضرغام | دہر میں چھوڑ گئے اپنی شجاعت کا نام

اِن کے رُخ رن میں تھے فوجِ ستم آرا کی طرف
پیاسے ہی چل بسے دیکھا نہیں دریا کی طرف

پیاس میں تیغوں کے پھل زمیں جنہوں نے کھائے | تھے یہی مادرِ غم خوار کے جو سرمائے
مثلِ عباسؑ ۔شجاعت کے علم لہرائے | لاشے شبیرؑ ہی میدان سے جن کے لائے

جن کی مادر نے بھروسہ دلِ ہمت پہ کیا
شُکر کا سجدہ ادا جن کی شہادت پہ کیا

شکلِ قاسمؑ میں یہاں دفن ہے شبرؑ کی حیات | موت کا ذائقہ بھی جسکی زباں پر تھا نبات
رَن کو گل پیرہن اس طرح چلا نیک صفات | سُورہ۔قرآن کا آگے ہی رہا بن کے برات

غُل اُٹھا خونِ علیؑ اس کے ہے تن میں دیکھو
پھر جوانی میں علیؑ آگئے رن میں دیکھو

کرتا تھا مثلِ علمدار یہ رن میں حملا | اِس پرے کا جو صفایا کیا۔اُس پر جھپٹا
ہاتھ اِس کا جو قلم ہوگیا۔سر اُس کا اُڑا | لال۔ شبرؑ کا لڑا ۔دین کو سر سبز کیا

شور تھا ۔ابنِ شہِ قلعہ شکن کا ہے جہاد
آئی یثرب سے صدا۔صُلحِ حسنؑ کا ہے جہاد

www.emarsiya.com

جانِ شبیرؑ ہے۔شبرؑ کا یہ ہے دُرِ یتیم | اِس کو عباسؑ نے دی جنگ کے فن کی تعلیم
آیا لڑنے کیلیئے رن میں جو ازرق سا غنیم | ایک ہی ضرب میں قاسمؑ نے کیا ہے تقسیم

جَد کے تیور ہی سے لڑتا ہے ولی کا پوتا
حملہ کہتا ہے یہ ہے شیر۔ علیؑ کا پوتا

پیاس تھی تین شب و روز کی کب تک لڑتے | لاش پر شبّرِؑ مسموم کی تیر آئے تھے
باپ کی طرح سے بیٹے نے بھی ناوک کھائے | تیغیں میداں میں پڑیں اتنی کہ گھوڑے سے گرے

خاک پر آتے ہی قاسمؑ کا عجب حال ہوا
پھول جو گلشنِ شبرؑ کا تھا۔پامال ہوا

کہتے تھے شاہِ ہدا ۔بیکس و مضطر قاسمؑ | کس طرف تم ہو۔میں پاؤں تمہیں کیونکر قاسمؑ
چل بسے دارِ جہاں سے مرے دلبر قاسمؑ | پھر ہَرا ہوگیا زخمِ غمِ شبرؑ قاسمؑ

اب نہیں نورفشاں۔ مرقدِ غُربت کا چراغ
بُجھ گیا آج مرے بھائی کی تربت کا چراغ

شہؑ کے روضے ہی میں مدفون ہے شہؑ کا دلبر | ہے یہی تو صدفِ قلبِ شہِؑ دیں کا گُہر
اِس کے دیکھے ہی سے ہے خُنکیٔ چشمِ سرورؑ | نام۔ اِس کا ہے علیؑ ۔اور لقب ہے اکبرؑ

کون اکبرؑ جسے کردار کا حامل کہیئے
جس کو شبیرؑ کی انفاس کا حاصل کہیئے

کون اکبرؑ ۔جسے سب کہتے ہیں شبیرؑ کا دل | جو تھا سیرت میں بھی اوصافِ نبیؐ کا حامل
نظرِ شاہؑ کے قرآن کی جو تھا منزل | کون اکبرؑ ۔جسے خالق سے تھی قُربت حاصل

شوکتِ صوتِ اذاں ذہن پہ چھا جاتی ہے
نام سے جس کے ہی اللہ کی یاد آتی ہے

www.emarsiya.com

جو ہے ازرُوئے نسَب۔ ہاشمی و مُطلبی | رُعب میں جعفرِ طیارؑ ۔شجاعت میں علیؑ
جس کا ثانی نہیں ۔صورت میں بنا یہ ثانی | جو ہے عباسِؑ وفا ۔تیغِ شجاعت کا دھنی

حُسن خود یاد کرے ۔ایسا سبق ہے چہرا
ہُو بہو۔ سورۂ یوسفؑ کا ورق ہے چہرا

اِس کے حملے سے ہوا زلزلہ ۔ہلتی تھی زمیں | ہونٹ تھے سوکھے ہوئے اور مسیں بھی بھیگیں
سُورہ۔ والشّمس کا مرقوم تھا ایسی تھی جبیں | شیر کا حملہ تھا اور بھاگتے جاتے تھے لعیں

غُل اُٹھا ۔شکل یہ کس کی نظر آئی دیکھو
نوجوانی محمدؐ کی لڑائی دیکھو

صاحبِ معرفت و علم و یقیں ہے اکبرؑ | یاد آتے ہیں نبیؐ ۔ایسا حسَیں ہے اکبرؑ
ماں کا ارمانِ مجسّم ہے ۔نہیں ہے اکبرؑ | خاتمِ شانِ شہادت کا نگیں ہے اکبرؑ

اس کے مرقد کی طرف بہرِ زیارت اُٹھی
حرمِ شاہؑ میں انگشتِ شہادت اُٹھی

روضۂ شہؑ میں عجب طرح کا ہوتا ہے سماں | جس کے اظہار میں قاصر ہیں مرے کام وزباں
اہلِ ایماں کو نظر آتی ہے شانِ سُبحاں | صبحِ عاشور کی یاد آتی ہے زائیر کو اذاں

علی اکبرؑ بھی موذّن کا بیاں سُنتے ہیں
اِسی روضے کے مناروں سے اذاں سُنتے ہیں

خاک پر گھوڑے سے جس وقت گرا ہے یہ جواں | لاش پر پہنچے ہیں دل تھامے ہوئے شاہِؑ زماں
زخمی سینے پہ نظر کی تو ہوئے اشک رواں | باپ ہوتے ہوئے شبیرؑ نے کھینچی ہے سناں

شکلِ شبیرؑ میں حیدرؑ کی نشانی روئی
ساتھ ہی اکبرِؑ مہرو کی جوانی روئی

www.emarsiya.com

کربلا ہی میں ہے عباسؑ جری کا روضہ مردِ کرّار۔شجاعت کے دھنی کا روضہ
شیر دل۔ حاملِ وصفِ علوی کا روضہ مرکزِ اہلِ وفا۔ ابنِ علیؑ کا روضہ
اِن کے روضے پہ عجب رُعبِ علیؑ چھایا ہے
کربلا ہی میں نجف مجھ کو نظر آیا ہے

مردِ میداں ہے ۔علمدارِ وَغا ہے عباسؑ چلتی پھرتی ہوی حیدرؑ کی دُعا ہے عباسؑ
سرِ زینبؑ کی قسم۔روحِ حیا ہے عباسؑ بولتا ۔ پردۂ معراجِ وفا ہے عباسؑ
آج بھی صاحبِ احساس کی آتی ہے صدا
اِسی پردے ہی سے عباسؑ کی آتی ہے صدا

حاملِ سیرت و اوصافِ اَب جَد ۔عباسؑ جادۂ فکر میں شبیرؑ کا مقصد عباسؑ
بزم میں آئینۂ خُلقِ محمدؐ عباسؑ الفِ آمدِ الہام کا ہے مَد ۔عباسؑ
قلبِ شبیرؑ کی قوت ہے ۔نہیں گو یہ امام
حاملِ وصفِ امامت ہے ۔نہیں گو یہ امام

نگہِ شاہؑ میں ہے جوہرِ قابل۔عباسؑ ایک لشکر ہی ہے ۔لشکر کے مقابل عباسؑ
فوج۔شبیرؑ کی ہے جسم۔تو ہے دل عباسؑ مُضطرب ۔پیاسی سکینہؑ کی ہے منزل عباسؑ
مشک۔عباسؑ کو دینے کیلئے لائی ہے
تشنگی اِس میں سکینہؑ کی سمٹ آئی ہے

بزم میں مُرسَلِ اعظم کا تلطُّف ۔عباسؑ رزم میں فاتحِ خیبر کا تعرُف ۔عباسؑ
بَرمحل۔گھر کی شجاعت کا تصرُّف ۔عباسؑ سطریں جس میں نہیں وہ سُورۂ یوسف ۔عباسؑ
نخلِ ارمانِ پدر کا جو ثمر کہلایا
وہ حسیَں ۔جو بنی ہاشم کا قمر کہلایا

www.emarsiya.com

صدفِ نسل کا پاکیزہ گُہر تھے ۔عباسؑ | خونِ حیدرؑ کی روانی کا اثر تھے عباسؑ
تیغ حیدرؑ کی تھے سرورؑ کی سپر تھے عباسؑ | عشرے کی راتوں میں مانندِ سحر تھے عباسؑ

بن گیا خیموں کے اطراف یہ پھرتا سورج
رات میں یہ بنی ہاشم کا قمر تھا سورج

فوجِ شبیرؑ کی زیبا تھی جسے سالاری | ناز کرتی ہی رہی جس پہ علمبرداری
جس پہ عاشور کو اک کیفِ وفا تھا طاری | جس نے باطل کے اماں نامے پہ ٹھوکر ماری

جس نے اوصاف عیاں کردیے کرّاری کے
جھنڈے میدان میں گاڑے ہیں وفاداری کے

ابنِ حیدرؑ کی نگاہوں میں تھا شامی لشکر | تھا عیاں شیر کی نظروں سے جلالِ حیدرؑ
ظُلم کی پڑ نہیں سکتی تھی شہِؑ دیں پہ نظر | آنکھ کی پُتلی ہی عباسؑ کی گویا تھی سپر

جو نظر جَور کی سرورؑ کی طرف آتی تھی
رُخِ عباسؑ پہ بس کانپ کے رُک جاتی تھی

آیا جب رن میں دلاور یہ دکھا کر چتون | تیغ کی دھار تھی عباسؑ کے ماتھے کی شکن
ایسا حملہ کیا ،میدان سے بھاگے دشمن | شیر کے رُعب سے نشہّ ہوا نخوت کا ہَرن

رُعب اور داب کی تلوار سے لڑتا آیا
ایک دو ہاتھ چلائے تھے کہ دریا آیا

مشک۔ پیاسے نے بھری پانی کا قطرہ نہ پیا | شیر یہ مشک و علم لیکے چلا جاتا تھا
حال یہ دیکھ کے بھاگا ہوا لشکر سمٹا | چاند کے گِرد تھا افواجِ عدو کا ہالا

روکنے کیلیئے افواج کا دَل آتا تھا
شیر لڑتا ہوا خیموں کی طرف جاتا تھا

www.emarsiya.com

رن میں غازی کو ستمگار تھے سب گھیرے ہوئے | لوہا ہر سَمت سے مظلوم پہ برساتے تھے
ایک ملعون نے دو وار کچھ اس طرح کیئے | ہاتھ میدان میں غازی کے قلم ہو کے گرے

صفحۂ خاک پہ اِن ہاتھوں نے گلکاری کی
خون سے لکھی ہے تاریخ ۔وفاداری کی

کربلا ہی میں ہے شبیرؑ کے سینے پہ صغیر | جسے ہاتھوں پہ لئے آئے تھے رن میں شبیرؑ
کرتا تھا اپنی زباں منہ سے جو باہر بے شیر | لشکرِ شام کی ہوجاتی تھی حالت تغیر

ایک ہتھیار تھے معصوم کے روکھے ہوئے ہونٹ
ذوالفقارِ علی اصغرؑ تھے وہ سوکھے ہوئے ہونٹ

حال بے شیر کا ایسا تھا ستمگر کانپے | دل تو پتھر تھے مگر پانی ہوئے جاتے تھے
منقلب ذہن کے ہوتے ہی وہ حیران ہوئے | دیکھ کر سوکھی زباں فوج کے چھکّے چُھوٹے

دلِ افواج کو اصغرؑ نے سراسر اُلٹا
بابِ خیبر وہاں اُکھڑا۔ یہاں لشکر اُلٹا

گردنِ اصغرِؑ معصوم پہ جب تیر لگا | تیر کے لگتے ہی فطرت کا کلیجہ بھی چھدا
پھول یہ باغِ شہادت میں کچھ ایسا ہے ہنسا | اِس پہ شبنم کی طرح سارا زمانہ رویا

علی اصغرؑ کو ملی رن میں مُرادِ اکبر
علی اصغرؑ کا تبسُم ہے جہادِ اکبر

کربلا کو ملا شبیرؑ کے روضے سے شرف | کربلا ہی میں تو مدفون ہے حیدرؑ کا خَلَف
کربلا ۔جس میں ہوا تیر کا بے شیر۔ ہدَف | کربلا میں ہوا آغشتۂ خوں دُرِ نجف

جو ولایت کے ہیں قائل وہ ولی کہتے ہیں
اِسی موتی کو حسینؑ ابنِ علیؑ کہتے ہیں

www.emarsiya.com

حُریت قلب میں جس کے ہے سمائی وہ حسینؑ | جس نے باطل پہ کڑی ضرب لگائی وہ حسینؑ
جس کے اقدام نے جیتی ہے لڑائی وہ حسینؑ | ظُلم کی جس نے مروڑی ہے کلائی وہ حسینؑ

حوصلے جس نے عیاں کردئے ہیں طینت کے
دیکے سَر۔ہاتھ قلم کردئے ہیں بیعت کے

زُعمِ باطل کے سَرِ نحس کو جس نے کاٹا | جس نے دُشنام کے تالو سے زباں کو کھینچا
جس نے رُخسارِ تمرُّد پہ طمانچہ مارا | ظُلم کو صبر کی شہ رگ کے شکنجے میں کَسا

ہار کو مان گئے جَور کے اُوچھے ہتھیار
ظُلم نے ڈال دیۓ صبر کے آگے ہتھیار

رکھتا تھا قلب میں جو دیں کی حفاظت کا بھرم | عرصۂ رزم میں ثابت ہی رہے جس کے قدم
لیکے میدان میں جو آگیا ہمتّ کا علم | جس کے بھائی کے ہوئے ہاتھ قلم۔بہرِ رقم

جس نے دُنیا کو دکھائی ہے شجاعت کی کتاب
خون سے جس نے ہی لکھی ہے شہادت کی کتاب

جس کا اک اک بُنِ مُو بن گیا ہمرازِ ضمیر | جس کا ہے کعبۂ دل۔آئینۂ نازِ ضمیر
جس کی آواز بنی قوتِ آوازِ ضمیر | جس کا شاہینِ عزائم۔پرِ پروازِ ضمیر

عزمِ اللہ سے مربوط ہے طینت جس کی
ذاتِ خالق کی مشیت ہے مشیت جس کی

ایک طوفانِ شجاعت بنے جس کے جذبات | جس کے مقتل نے دکھائی ہے ہمیں راہِ ثبات
اپنی شہ رگ سے رقم جس نے کیۓ رمزِ حیات | جس کے دیدارِ لبِ خشک کی پیاسی ہے فُرات

مٹ نہیں سکتی کبھی کھنچ گئی ہے ایسی لکیر
تشنگی جس کی ہے پانی پہ بھی پتھر کی لکیر

www.emarsiya.com

یہ غضنفر ۔سرِ میدانِ وغا۔ جب آیا | اِسکی ہیبت سے زمیں کانپی ۔فلک تھرّایا
فوج پر شامیوں کی رُعب۔ جری کا چھایا | لشکرِ شام سے شبیرؑ نے یہ فرمایا

ساقی۔کوثر کے ہیں بابا مرے۔ پیاسا ہوں میں
مجھ کو پہچانو۔ محمدؐ کا نواسا ہوں میں

عزم۔جعفرؑ کا ہے۔حیدرؑ کی ہے طاقت مجھ میں | نُقطۂ اوج پہ ہے وصفِ شجاعت مجھ میں
فضلِ خالق سے ہے اعجازِ امامت مجھ میں | انقلابات کی بھرپور ہے قدرت مجھ میں

شامیو۔ پیاس کے طوفاں سے نکل سکتا ہوں
رُخ اشارے ہی سے دریا کا بدل سکتا ہوں

یہ نہ سمجھو کہ میں ہوں دہر میں بیکس مجبور | دین کا ہے پاس مجھے۔حق کی رِضا ہے منظور
حفظِ دیں کیلئے ہوں حق کی طرف سے مامور | دیکھ سکتا ہی نہیں دین میں یہ فسق و فُجور

دین کو نرغۂ باطل میں نہ گِھرنے دونگا
حلقِ اسلام پہ خنجر تو نہ پھرنے دونگا

حاکمِ شام سمجھتا ہے۔شریعت ہے فضول | مئے گساری تو شب و روز ہے اُس کا معمول
بیعتِ فاجر و بدکار مجھے کیوں ہو قبول | کہتے ہیں لحمکَ لحمی مری نسبت سے رسولؐ

کیا اللہ نے ہر طرح سے کامل مجھ کو
خود۔مِن اللہ امامت ہوی حاصل مجھ کو

مجھ سے ہی نامِ خدا دہر میں رہ جائیگا | میرا اصغرؑ تو تبسُم سے ظفر پائے گا
میرا سجادؑ علم ۔ خُطبے کا لہرائے گا | میرے بیمار سے اسلام شفا پائے گا

روشنی کا مرے مقصد کی۔ جو گھیرا ہوگا
شام میں میری بہن ہی سے سویرا ہوگا

تم کروٗ گے رسنِ ظلم میں زینبؑ کو اسیر | یہ بہن میری شہادت کی کرے گی تشہیر
میرے مقصد ہی کے قرآن کی ہوگی تفسیر | میرے سجادؑ کو پنہاوٗ گے طوق و زنجیر

اُس کو لے جاوٗ گے تم شام کے بازاروں سے
حُریت جاگے گی زنجیر کی جھنکاروں سے

جانتا ہے مری حالت کو خداوندِ علیم | ہو نہیں سکتی شریعت میں کبھی بھی ترمیم
دیں پناہی کیلئے کی ہے شہادت تسلیم | خود ہی شاہد ہے یہ قرآن، میں ہوں ذبحِ عظیم

شامیو۔ بانیٔ اسلام ہی میرا جَد ہے
دین پر آنچ نہ آئے یہ مرا مقصد ہے

کوفیو ۔جادۂ اسلام سے ہٹ کر نہ چلو | زر کے پگھلے ہوئے دھارے میں نہ للّہ ۔بہو
قتل سے میرے پیمبرؐ کو اذّیت تو نہ دو | خونِ ناحق سے مرے ہاتھ تم اپنے نہ رنگو

میں تو رہ جاوٗ نگا ذہنوں میں صداقت بنکر
رنگ لائیگا مرا خون۔ قیامت بن کر

کرسکا کچھ نہ اثر اُن پہ کلامِ شبیرؑ | شاہِؑ والا کی طرف آنے لگے فوج سے تیر
دیکھ کر رنگ یہ سرورؑ نے بھی کھینچی شمشیر | شکلِ سرورؑ میں کھنچی رن میں علیؑ کی تصویر

ایک اک کر کے جو آنے لگے فی النّار ہوئے
شاہِؑ دیں لڑتے ہوئے حیدرِؑ کرّار ہوئے

کہتے تھے شہؑ ۔مرے ہاتھوں کی صفائی دیکھو | فرق اور جسم کی کیونکر ہے جدائی دیکھو
میری تلوار کی ہر سمت ۔رسائی دیکھو | بھوکے اور پیاسے کی میداں میں لڑائی دیکھو

کیا ہوئیں جُرأتیں کیوں ایک طرف گھِر آئے
کوفے والوں سے یہ کہدو کہ علیؑ پھر آئے

www.emarsiya.com

میرے تیور ہی ہیں میدان میں شمشیرِ دوسر | بہتے دریا کے کنارے ہے پڑی میری سپر
تیر سے کم نہیں اصغرؑ کی قسم۔ میری نظر | میں جو حملہ کروں شدّت کا مثالِ حیدرؑ

تیغ کی برق گرے ۔ظُلم کی تلواروں پر
خون کے چھینٹے اُڑیں کوفے کی دیواروں پر

کھکے یہ۔ سبطِ نبیؐ نے کئے ایسے حملے | چار آنکھیں جو ہوئیں فوج کی ۔چھکّے چھوٹے
جو مُسن ۔لشکرِ اعدا میں تھے وہ بول اُٹھے | یہ ہیں شبیرؑ کہ میداں میں علیؑ ہیں لڑتے

شاہؑ ۔ مصروفِ وَغا تھے شہِؑ مرداں کی طرح
کربلا بن گئی صفّین کے میداں کی طرح

اپنے بابا کی طرح لڑتے تھے رن میں شبیرؑ | آئے نانا جو نظر۔ میان میں رکھ لی شمشیر
جو تھے بھاگے ہوئے رن سے وہ پلٹ آئے شریر | پڑتے تھے شاہؑ پہ گُرز و تبر و نیزہ و تیر

نہ تَرس کھاتا تھا کوئی بھی شہِؑ والا پر
رَن میں اب لوہا برستا تھا گلِ زہراؑ پر

نیزہ سینے پہ لگا شاہؑ کے ۔اکبرؑ ہیں کدھر | تیر آیا ہے جبیں پر۔ علی اصغرؑ ہیں کدھر
پھول۔زخموں کے کِھلے قاسمِؑ شبرؑ ہیں کدھر | شانے پر وار ہیں ۔عباسِؑ دلاور ہیں کدھر

گُرز ۔سر پر ہے لگا ۔ایسے میں آلو حیدرؑ
گرتے ہیں گھوڑے سے شبیرؑسنبھالو حیدرؑ

ہیں کدھر نصرتِ مظلوم کو آنے والے | پائے شبیرؑ پہ سر۔ اپنا کٹانے والے
ہیں کہاں عرش پہ معبود کے جانے والے | دوش پر اپنے نواسے کو بٹھانے والے

ہے قیامت کی گھڑی ۔شافعؑ محشر۔ آؤ
یہ نواسہ وہی گرتا ہے۔پیمبرؐ۔ آؤ

www.emarsiya.com

ڈگمگانے لگا گھوڑے پہ نبیؐ کا دلبر | چُور۔ زخموں سے ہے مظلوم کا جسمِ اطہر
ہوگیا سَر سے قدم تک یہ جری خون میں تَر | گرتا ہے خاک پہ بیکس کا لہو رہ رہ کر

زین سے خاک پہ اب سبطِ پیمبرؐ ہے گرا
رحل سے بولتا قرآن زمیں پر ہے گرا

نام کو اِس کے ہی معنیٔ شہادت کہیۓ | خوں بھرے چہرے کو فُرقان کی صورت کہیۓ
اِس کے سجدے کو بھی معراجِ عبادت کہیۓ | اِس کے ہر زخم کو اک صبر کی آیت کہیۓ

خَم ہے سجدے کیلیۓ عزمِ مُسلّم کی طرح
ایسی حالت میں بھی ہے شُکرِ مُجسّم کی طرح

رُو بہ قبلہ ہوا سجدے کیلیۓ سبطِ نبیؐ | خوں فشاں ہاتھوں سے بیکس نے سمیٹی مٹی
قتل کرنے کیلیۓ بڑھ نہیں سکتا تھا کوئی | بیکسی مین یہ جلالت ہے کہ اللہ غنی

منقلب ہو نہیں سکتے ہیں ولی کے تیور
اب بھی مظلوم کے تیور ہیں علیؑ کے تیور

یا علیؑ آیۓ اور دیکھیۓ شبیرؑ کا حال | جسم سب تیروں سے بیکس کا ہوا ہے غِربال
کرنہیں سکتا ہے اب شامیوں سے جنگ وجدال | خون اتنا ہے بہا ۔ ہوگیا مظلوم ۔ نڈھال

آپ کے سَر پہ تو اک زخم لگا تھا ۔ مولاؑ
آپ کا لال ہے زخموں کا سراپا مولاؑ

دیکھیۓ سجدے میں شبیرؑ نے رکھ دی ہے جبیں | آگیا ہائۓ غضب شہؑ کے قریں شمرِ لعیں
چرخ سے خون گرا۔ ہلنے لگی رن کی زمیں | کیا قیامت ہوی ۔ کیا ہوگیا کہہ سکتا نہیں

تیرگی آندھیوں کی چرخ پہ چھا جاتی ہے
گریۂ فاطمہؑ زہرا کی صدا آتی ہے

www.emarsiya.com

کرتے ہیں خیموں میں اب اہلِ حرم شیون وشین
اب ہے آغشتۂ خوں لاشۂ شاہِؑ کونین
جلتے میدان میں ہے فاطمہؑ کا نورالعین
دی یہ جبریل نے آواز۔ ہوئے قتل حسینؑ

اک شقی ہاتھ میں کچھ اپنے لئے جاتا ہے
خاک پر صرف تنِ شاہؑ نظر آتا ہے

یہ حقیقت ہے بیاں اِس کو کروں میں کیونکر
ہائے کس جا پہ نظر آتا ہے فرقِ سرورؑ
دَورِ اسلام میں آیا نہ سناں پر کوئی سَر
پہلا سورج ہے جو آیا ہے سوا نیزے پر

دیکھ کے حال یہ۔ آفاق لرز جاتا ہے
حشر سے پہلے ہی اک حشر نظر آتا ہے

شکلِ اسلام تو باقرؔ نہ یہ رہنے پاتی
دین پر رہ گیا احسانِ حسینؑ ابنِ علیؑ
شمع مقصد کی جلی۔سانس کی جب شمع بجھی
کام کیا کر گئے دیں کے لئے فرزندِ نبیؐ

کارنامہ یہ عجب شہؑ سے ہوا ہمتّ کا
خون کی دھار سے کاٹا ہے گلا بیعت کا

www.emarsiya.com